



محمد فرید عالم
ایف سی اے
چیف ایگزیکٹو آفیسر
اے ڈی سیکورٹیز لمیٹڈ

..... انٹرویو
باقر جعفری

”ڈسکاؤنٹ ریٹ میں سال رواں کے دوران مجموعی طور پر 4 سے 5 فیصد کی توقع ہے“

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے آئندہ پیش کی جانے والی زری پالیسی میں مجھے امید ہے کہ ڈسکاؤنٹ ریٹ دو فیصد کم کیا جائے گا جبکہ رواں سال کے اختتام تک مجموعی طور پر چار سے پانچ فیصد کی توقع ہے۔

200 بیس پوائنٹس کی کمی کے واضح امکانات یوں بھی نظر آتے ہیں کہ حال ہی میں انٹرنیٹ بینک ریش میں نمایاں کمی دیکھی گئی، جب چھ ماہ کے KIBOR میں 11.95 فیصد ریکارڈ کی گئی، یعنی ڈسکاؤنٹ ریٹ سے تقریباً 200 بیس پوائنٹس کم۔

اس سے قبل افراط زر وہ وجہ تھی جس کے باعث گزشتہ سال بیس زری پالیسی میں نمایاں سخت گیری نظر آئی تاہم رواں سال افراط زر بھی زوال کی جانب گامزن ہے جیسا کہ جون 2009ء کے CPI (اشاریہ برائے صارفین قیمت) سے واضح ہے کہ یہ شرح 13.1 فیصد ہے جو کہ 25.3 فیصد کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے۔ اسی طرح بنیادی افراط زر Core Inflation 15.9 فیصد تھا جو اس سے قبل 18.9 فیصد کی انتہائی بلند سطح کو چھو رہا تھا۔

گزشتہ زری پالیسی کے اعلان کے بعد مالی سال 2008-09ء کے آخری چار ماہ کے دوران افراط زر میں نمایاں کمی ہوئی ہے جو اس امکانات کو روشن کر رہی ہے کہ مرکزی بینک کی جانب سے ڈسکاؤنٹ ریٹ میں نمایاں کمی کی جاسکتی ہے۔ ہمارے خیال میں معاشی نشوونما کو بہتر دینے کے لیے یہ فیصلہ ضروری ہے۔

میوکل فنڈ: پاکستان کے بیرونی قرضوں کا حجم 50 ارب ڈالر سے زائد ہے اور حکومتی اخراجات کا نمایاں حصہ سود کی ادائیگی کی مدت میں چلا جاتا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا پاکستان اس وقت قرضوں کے بحال میں پھنس چکا ہے اور اس صورت میں اس سے نکلنے کی صورت کیا ہے؟

☆ اس وقت پاکستان ”توازن ادائیگی“ (Balance of Payment) کے حوالے سے اچھی پوزیشن پر ہے تاہم ملک کے بیرونی قرضوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ مالی سال کے آٹھ ماہ کے دوران پاکستان نے 4.9 ارب ڈالر کے قرضوں کیلئے معاہدات کئے تاہم اسی دوران 1.63 ارب ڈالر کا قرض اتارا بھی گیا، یہیں کل 3.9 ارب ڈالر کا قرض لیا گیا جس کے بعد بیرونی قرضوں کا مجموعی حجم 51 ارب ڈالر ہو گیا۔

گزشتہ کچھ عرصے کے دوران طلب میں نمایاں کمی، ترسیلات زر میں اضافہ اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے نتیجے میں بیرونی خسارے میں کمی آئی ہے تاہم ادائیگی اور اخراجات کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے بیرونی قرضوں اور کرنٹس پر انحصار اس وقت بھی برقرار ہے۔ دو طرفہ اور کثیرالجہتی معاہدات کے باوجود بیرونی قرضوں کے حجم میں کمی نہ ہونا ایک سوا لپٹان ہے کیونکہ زیادہ تر گئے قرض انتہائی کم یا مضمر مشن سود پر ملے گئے ہیں اسوائے ان قوم کے جو آئی ایم ایف سے مستعار رہی گئی۔

آئی ایم ایف کے اندازے کے مطابق پاکستان کے بیرونی قرضوں کی شرح مالی سال 2010ء کے دوران مجموعی قومی پیداوار کا 31.6 فیصد ہو سکتی ہے جو مالی سال 2008ء میں 27.6 فیصد تھی۔ اس بات کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اس سے قبل مالی سال 1984ء اور 1996ء میں ہم نے ایسے اودار دیکھے تھے جب بیرونی قرضوں کی شرح مجموعی قومی پیداوار کے لحاظ سے 27 سے 32 فیصد کے درمیان تھی۔

پاکستان کے وسائل میں اضافہ اور رواں مالی سال میں بہتر معاشی صورتحال کے نتیجے میں امید ہے کہ مجموعی قومی پیداوار میں بیرونی قرضوں کی شرح میں نمایاں کمی ہوگی۔

آئندہ دو برسوں کے دوران پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار میں بیرونی قرضوں کا تناسب بڑھے گا تاہم اس کے باوجود یہ ”اقتصادی اور ترقی پزیر معیشتوں“ کی شرح، جو اس وقت 23.8 فیصد ہے، کو ذیل ہی میں رہے گا۔

ڈسٹرکٹ کے ایس ای 10 ہزار کی سطح تک پہنچ سکتا ہے:

کراچی اسٹاک مارکیٹ کا مستقبل مثبت رخ اختیار کر رہا ہے کیونکہ اس وقت مارکیٹ کے حجم میں اضافہ اور رجحانات تقویت پا رہے ہیں۔ اس مثبت سرگرمی کی نمایاں وجہ قومی بچت کی آنکھوں کے شرح منافع میں کمی جانے والی کمی ہے جو آٹے والی زری پالیسی کے لیے تہہ ناک سبب بنے گی۔ ان بنیادی وجوہ کے سبب افراط زر میں نمایاں کمی واقع ہو رہی ہے جس کے بعد آٹے والی زری پالیسی میں بھی نمایاں ہدف افراط زر پر قابو پانا ہی ہوگا۔ ہماری ریسرچ ٹیم کے مطابق نئی زری پالیسی میں 150 بیس پوائنٹس کی کمی جانے کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹاک مارکیٹ میں لیوریج مصنوعات کا تقاریر اور آنے

ہے کارپوریٹ دنیا کی ایسے حوال ہیں جو مارکیٹ کو وقتی سمت لے جانے کا سبب بنیں گے۔

اس کے علاوہ سومات اور مالاکنڈ کے لوگوں کی گھروں کو واپسی بھی مارکیٹ پر خوش اثر ڈالے گی۔ ہماری ریسرچ ٹیم کے مطابق رواں سال کے اختتام تک انڈیکس دس ہزار کی سطح تک پہنچ سکتا ہے۔

میوکل فنڈ: بجٹ 2009-10ء کے اسٹاک مارکیٹ پر بالخصوص اور معیشت پر بالخصوص آپ کو کیا اثرات نظر آتے ہیں؟

☆ بجٹ 2009-10ء کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ اس بجٹ میں حکومت نے توجہ معاشی نمو پر مرکوز رکھی ہے تاہم اس کا انحصار بیرونی حوال پر زیادہ ہے۔ حکومت نے رواں مالی سال کو ”معتدی احیا“ کا سال قرار دیا ہے۔ یہ ایک انتہائی وسیع و عریض کوشش ہوگی تاہم اس کا انحصار بیرونی معاہدات اور موجودہ ہنگامی کے دباؤ کو کم کرنے پر ہے۔ حکومت کی جانب سے سومات کے بے گھر افراد کی مالی معاونت اور ان کی بحالی کے لئے حوالے سے مختلف اقدام قابل تحسین ہیں۔

سنے مالی سال کے دوران ڈیولپمنٹ اخراجات کے کمالی سطح کثیر الجہتی معاہدات کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ بجٹ میں محصولات کا ہدف، مشروط بیرونی امداد اور افراط زر کے خطرات ایسے حوال ہیں جو ڈیولپمنٹ اخراجات کے سر پر تلوار بن کر لٹکتے رہیں گے۔ مارکیٹ کے تھکناؤ سے چندہ و شعبہ جات پر توجہ مارکیٹ کو درمیانی مدت کے لئے مثبت سمت دے سکتا ہے کیونکہ اسٹاک مارکیٹ کو موجودہ بجٹ سے کوئی بہت زیادہ توقعات وابستہ نہیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم پہلی ہی آئی ایم ایف کے طے کردہ پروگرام پر عمل پیرا ہیں۔

میوکل فنڈ: آپ نے اپنے ایک آرٹیکل ”بچہ معیشت کی بحالی“ میں لکھا تھا کہ طویل المدت ترقی کے لئے ضروری ہے کہ بنیادی Structural خامیوں کو دور کیا جائے۔ وہ کون سی کمزوریاں ہیں؟

☆ ہماری معیشت کو جو بنیادی کمزوریاں اور خامیاں درپیش ہیں ان میں چند یہ ہیں۔

☆ توانائی کی کمی۔

☆ کارپوریٹ زراعت، کاشت کاری کیلئے پانی کی کمی اور کم پیردار۔

☆ انسانی وسائل کی کمی۔

اس وقت پاکستان میں بہت سے IPPs کام کر رہے ہیں تاہم ایسے IPP جن کا انحصار درآمد شدہ فرنیچر آئل پر ہے بہت زیادہ مفید ثابت نہیں ہوں گے۔ درمیانی سے طویل المدت کے لئے اہمیت اس بات کی نہیں ہوگی کہ ہم توانائی کی کیا مقدار ہم حاصل کر رہے ہیں بلکہ یہ کہ ہم اس کی کیا قیمت ادا کر رہے ہیں، جسے اس وقت نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

ترہیت یافتہ افراد کی کمی معضلی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے دنیا میں چھٹے نمبر پر ہونے کے سبب ہمارے پاس سب سے زیادہ انسانی سرمایہ ہے تاہم ضرورت اسے تربیت اور مواقع فراہم کرنے کی ہے۔